

وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی (الآیۃ) ۔ ۷۸۶ / ۹۲ ۔ کلھم یطلبون رضائی وانا اطلب رضاک یا محمد (الحدیث)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۱۲۶

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم ۔ خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

اعلیٰحضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خطیب زینۃ المساجد اسلام آباد گوجرانوالہ

ہفت روزہ

اہلسنت و جماعت کا واحد

رضائے مصطفیٰ

گوجرانوالہ

جمہوریہ اسلامیہ پاکستان

سالانہ چندہ ۵ روپے ۔ مدیر: محمد حفیظ نیازی ۔ فی پرچہ ۲ آنے

جلد ۱ | جمعۃ المبارک ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۷۷ھ مطابق ۸ نومبر ۱۹۵۷ء | شمارہ ۳۱

منقبت آقائے اکرم حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از تبرکات اعلیٰحضرت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا ٭ اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا ٭ اولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا
کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا ٭ شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا
حسنِ نیت ہو خطا پھر کبھی کرتا ہی نہیں ٭ آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانا[ع] تیرا

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا ٭ تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا
جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے ٭ سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا
سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبہ کا طواف ٭ کعبہ کرتا ہے طواف درِ والا تیرا
مزرع چشت و بخارا و عراق و اجمیر ٭ کونسی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا
کس گلستاں کو نہیں فصلِ بہاری سے نیاز ٭ کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا

نزع میں گور میں میزاں پہ سرِ پل پہ کہیں ٭ نہ چھٹے ہاتھ سے دامانِ معلیٰ تیرا
ہیں رضا یوں نہ بلک تو نہیں جید تو نہ ہو ٭ سیدِ جید ہر دہر ہے مولا تیرا

یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ

ع۔ صلوٰۃ غوثیہ

رضائے مصطفےٰ رب کی رضا ہے ۔ روزِ قیامت بیشک بار بناہے
ہفت روزہ
رضائے مصطفےٰ
۱۵ ربیع الثانی ۱۳۷۷ھ

قرآن اور تقویۃ الایمان

کلکِ رضا ہے خنجرِ خونخوار برق بار
اعدا سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

قسط (۲)

لطیفہ ۔ تقویۃ الایمان بلغۃ الحیران کی تفریح سے یہ واضح ہوگیا کہ رب کی شان وصفت یہ ہے کہ وہ دیانت کرنے اور انسان کے کام کرنے سے پہلے کچھ نہیں جانتا بلکہ (معاذ اللہ) جاہل رہتا ہے۔ تو اس اصول کی بناء پر جتنے جہلاء ہیں وہ عند الوہابیہ رب کی صفت (کچھ نہ جاننے) میں شرکت کے باعث رب کے شریک ٹھہرے یا نہ؟ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

وہابی عقیدہ ۲ ۔ اللہ تعالیٰ مکر بھی کرتا ہے۔ معاذ اللہ "اللہ کے مکر سے ڈرنا چاہیئے" تقویۃ الایمان ص۵۰

الاعتصام ۔ آپ کو لفظ مکر کی اضافت حق تعالیٰ شانہ کی طرف کھٹک رہی ہے .... آپ حضرات ادبی ذوق سے محروم ہیں .... قرآن عزیز میں مکر کا جو بھی مفہوم لیں گے ۔ وہی وہابیوں اور دیوبندیوں کی طرف سے سمجھ لیجئے الخ (الاعتصام ۲۷ ستمبر)

رضائے مصطفےٰ ۔ آیۂ کریمہ ومکروا ومکر اللہ وغیرہا سے وہابیہ اس لفظ کے جواز پر استدلال نہیں کرسکتے کیونکہ اردو میں مکر نہایت قبیح معنی میں مستعمل ہوتا ہے کسی اچھے معنی میں نہیں بولا جاتا بخلاف عربی کے کہ اس میں دو معنی ہیں ایک اچھے ایک برے اور قرآن میں اللہ عزوجل کے لیے اچھے معنی میں ہی یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ علاوہ بریں لفظ مکر کو مفسرین نے متشابہات میں سے بھی قرار دیا ہے (کذا فی الکتب) لہٰذا آپ کا اسے دلیل قرار دینا باطل ہے۔

کیا آپ کی "توحید" اسے گوارا کرتی ہے کہ قرآن میں لفظ مکر جس معنی میں کفار کے لیے استعمال ہوا ہے اسی معنی میں اللہ عزوجل کے لیے یہ لفظ استعمال ہوا ہو؟

اگر اردو میں مکر کے برے قبیح معنی کے باوجود آپ ربِ قدوس کی ذات اس کی اضافت پر مصر ہیں تو کیا آپ اپنے شاہ شہید و دیگر مولوی صاحبان کے متعلق بھی لفظ مکر استعمال کرنے والوں کو مکار کہنے کی اجازت دیں گے؟ یا آپ نے لفظ مکر کبھی اپنے کسی مولوی کے متعلق استعمال کیا ہے؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر ربِ سبحان کی طرف (مکر کی) اضافت و اسمٰعیل دہلوی کی شانِ الوہیت میں اس گستاخی کو آپ کیسے برداشت کرتے ہیں!

افسوس۔ پنڈت دیانند جیسا مشرک تو یہ کہے کہ جو مکر و فریب کرتا ہے وہ خدا ہرگز نہیں ہو سکتا (خدا تو درکنار) شریف آدمی بھی ایسا کام نہیں کرتا ہے۔" (ستیارتھ پرکاش ص۲۵۰)

مگر آپ اپنے خدا کو معاذ اللہ کھلم کھلا بدترین مکار بنانے میں اور توہین کے تشکیک کرنے میں بھی بن جاتے ہیں ۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ

لطیفہ الاعتصام نے ہمیں خواہ مخواہ ادبی ذوق ولطافت سے محروم قرار دیا ہے حالانکہ یہ وصف اس کا اپنا ہے چنانچہ خود لکھتا ہے "جیسے خشک مزاج آدمی پر ایک کیفیت طاری ہوگئی (الاعتصام ص۵ کالم ملا) وہابی خشک مزاج تو خود ہیں اور ذوق ولطافت سے محروم دوسروں کو کرتے ہیں۔ فیا عجب۔

وہابی عقیدہ ۳ جو کسی کو پکارے (یا رسول اللہ یا نبی اللہ کہے) ایصال ثواب کرے یا منتیں مانے اور نذر و نیاز کرے کسی (نبی و ولی) کو اپنا وکیل و سفارشی سمجھے (شفاعت کا عقیدہ رکھے) اگر اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔ (تقویۃ الایمان ص)

(الاعتصام) اقدامات مشرکین کا یہی عقیدہ تھا اور قرآن عزیز نے اس عقیدہ کو شرک ہی سے تعبیر فرمایا اور انہیں ملامت کا مستحق سمجھا .... مانعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی (مشرکین کہتے تھے) ہم ان کی پرستش صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے قریب کردیں) یعبدون من دون اللہ ما لا یضرہم ولا ینفعہم ویقولون ہؤلاء شفعاؤنا عند اللہ الخ اللہ کے سوا ان چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جو انہیں نہ نقصان دے سکتی ہیں نہ فائدہ اور یہ انہیں اپنا سفارشی کہتے ہیں (ملخصاً)

رضائے مصطفےٰ ۔ تقویۃ الایمان کی تائید میں آپ نے جو آیتیں پیش کی ہیں یہ بتوں اور بت پرستوں کی مذمت میں نازل شدہ ہیں۔ اور آپ ان کو حضرات انبیاء و اولیاء نہ غلامان انبیاء و اولیاء پر چسپاں کررہے ہیں حالانکہ یہ خارجیوں شریروں کا طریقہ ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے "کان ابن عمر یراہم شرار خلق اللہ وقال انہم انطلقوا الی آیات نزلت فی الکفار فجعلوہا علی المؤمنین (بخاری جزء رابع ص۱۰۲۴)

یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ خارجیوں کو بدترین خلق جانتے تھے اور فرماتے تھے جو آیتیں کفار کے حق میں نازل ہوئیں یہ خارجی ان کو مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں"۔ کہیں آپ بھی خارجی اور آپ کے شاہ شہید بھی شرار خلق اللہ کا مصداق تو نہیں ہیں؟

کفار بتوں کو الٰہ مانتے اور ان کی عبادت کرتے تھے مسلمان حضرات انبیاء و اولیاء کو نہ الٰہ مانتے ہیں نہ ان کی عبادت کرتے ہیں۔ بت خود جہنم کا ایندھن ہیں ان کی شفاعت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور حضرات انبیاء علیہم السلام و اولیائے کرام علیہم الرضوان کی شفاعت کتاب و سنت سے ثابت ہے۔ جس کے باوجود عجیب دیانت ہے آپ کی کہ آپ نبیوں اور بتوں مشرکوں اور مومنوں میں کوئی فرق ہی نہیں کرتے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ باقی رہا پکارنا تو آیۂ کریمہ میں پوجنے کا ذکر ہے پکارنے کا نہیں ہے۔ آپ خواہ مخواہ پوجنے کا پکارنا بنا کر تحریف کررہے ہیں۔ اگر بہر حال خدا کو پکارنا بھی شرک ہو تو چاہیئے کہ ہر نمازی بھی مشرک ہو جائے کیونکہ سب مسلمان نماز میں السلام علیک ایہا النبی کہہ کر اپنے نبی کو خطاب کرتے اور پکارتے ہیں۔ تمہید کی آڑ میں کس نذر کا ہی صفایا کرنے کا ارادہ تو نہیں؟ پھر آپ کی پیش کردہ آیت میں ایصال ثواب و نذر و نیاز کا بھی کوئی ذکر نہیں۔ آپ اپنے شہید کی فکر کے نقیر بنکر بلاوجہ مسلمانوں کو ابوجہل کے برابر مشرک بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ ذرا یہ بھی تو بتایئے کہ کیا ابوجہل انبیاء علیہم السلام کو شفیع مانتا تھا یا اللہ کو پکارتا تھا یا خاص اللہ خدا کی نذر و نیاز کرتا تھا کس طرح پر نذر و نیاز کرنے والے مسلمان ابوجہل کے برابر مشرک ہوگئے۔ بنا بریں کوئی اسمٰعیلی وہابی بتائے تو کہ اس کے امام کا یہ کلام کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔ عظمتِ نبوت کے انکار و سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء سے نا برداہی وبے نیازی نے ہی تو ابوجہل کو ابوجہل بنا دیا تھا اور آج بھی کچھ لوگ اس کے نقش قدم پر چل کر لوگوں کو درِ مصطفےٰ سے ہٹانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ سے وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم

(باقی صفحہ ۴)

گزر جا

مولانا محمد صابر صاحب قادری نسیم بستوی (بہار)

ہراساں نہ ہو راہ کے پیچ و خم سے
ہر اک منزل پُر خطر سے گزر جا ★
رسالت کا پیغام پھیلا جہاں میں
چٹانوں سے اور بحر و بر سے گزر جا ★
دکھا بے نیازی مثال "ابوذر"
زر و سیم و لعل و گہر سے گزر جا ★

لطیفۂ خار و گل) دیوبندی امام الوہابیہ (امام کا انتقال ہوگیا ہے ان کی نماز جنازہ کی شرکت کے لیے تشریف لائے ہیں (تذکرۃ الخلیل ص۴۰۲) ڈگاسیوری صاحب۔ اب کہیے اس پر بھی وہی تبصرہ جو الملفوظ کے خواب پر آپ نے کیا ہے یعنی امام الانبیاء مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی کی نماز جنازہ پڑھنے کے لیے تشریف لا چکے ہیں۔ اور سب دیوبندیوں کے برابر صف میں کھڑے ہیں کسی بے ادب گستاخ دیوبندی کو یہ خیال نہیں آیا۔ حتے کہ اندھے اور کور باطن انگریز کے ایجنٹ دیوبندی امام نے بھی نہیں دیکھا فوراً آگے بڑھا اور گستاخ نے نماز پڑھا دی اور امام الانبیاء کا (وہ دیوبندی گستاخ جو نماز جنازہ پڑھا رہا تھا) امام بن گیا۔ اور پھر ندامت محسوس کرنے کی بجائے فخریہ طور پر تذکرۃ الخلیل میں اس واقعہ کو لکھا گیا۔ چونکہ یہ گستاخ دیوبندی بحالت بیداری تقریر و تحریر میں آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات کے انکار اور آپ کی عظمت و شان کی تنقیص ہی میں مشغول رہتے ہیں۔ اسی لیے ان بے ادب دیوبندیوں کو اپنی مندرجہ بالا تسلیم شدہ حقیقت کے مطابق سوتے ہوئے بھی توہین آمیز خواب نظر آتے ہیں۔ اور یہ گستاخ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا مقتدی بناتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے (کیوں ڈگاسیوری صاحب!) تذکرۃ الخلیل جو آپ کے گھر کی معتبر کتاب ہے۔ اس میں مندرج خواب پر بھی یہی تبصرہ کردیا جائے۔ جو آپ نے الملفوظ کی عبارت پر کیا ہے۔ تو کیسا رہیگا؟

(ڈگاسیوری صاحب) آپ کے ایک ایک اعتراض کا ہمارے پاس معقول جواب ہے۔ مگر ہم تو اس بیکار بحث میں آنا نہیں چاہتے ہیں۔ یہ تو آپ نے ہمیں للکارا ہے تو اتنا بھی لکھ دیا ہے۔ ورنہ ایسی عامیانہ وسوقیانہ تحریر لکھنے والوں کے منہ آنا ہم پسند نہیں کرتے!

(یار زندہ صحبت باقی)

بشکریہ رضوان لاہور
(۱۵ اکتوبر ۱۹۵۷ء)

Scanned with OKEN Scanner

رزم مسلسل وبزم

خاروگل

ابوالاسد کے دیوبندیت شکن قلم سے

باسی کڑھی میں پھر ابال! ڈگلسپورہ لائل پور سے ایک ہفتہ وار اخبار میں تبادلہ میں موصول ہوا ہے۔ یہ اخبار دیوبندی فکر کا ترجمان ہے اور شیعوں کی طرح بات کہنے سے پہلے تبرا ایک امر ضروری سمجھتا ہے بہرحال۔ "جواب دو" کے عنوان سے ڈگلسپوری جی نے ایک بات لکھی ہے اور ہم سے مطالبہ کیا ہے کہ "جواب دو"۔ سو جواب حاضر ہے۔

ڈگلسپوری جی لکھتے ہیں۔ "علمائے بریلی میں سے مولانا حشمت علی صاحب (مقیم پیلی بھیت بھارت) نے لیگ کو کفار و مرتدین کی جماعت قرار دیا تھا اور مسٹر جناح کو: اسنح از اسلام کہا تھا لہٰذا بریلوی بتائیں کہ انہوں نے اپنا یہ فتویٰ بدل لیا ہے یا ابھی باقی ہے۔"

ڈگلسپوری جی سے اس موقع پر ہم بھی یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ پہلے وہ خود اپنے گھر ہی سے اس سوال کو شروع کریں۔ کیونکہ دنیا جانتی ہے کہ گاندھی کی لنگوٹی سے آخر تک چمٹے رہنے والے اور ہندوؤں کی لوہی کچوری پر جان فدا کرنے والے اور دولیوں کے جھرمٹ میں پاکستان اور مسلم لیگ کے خلاف آواز اٹھانے والے یہ دیوبندی ہی تھے۔ چنانچہ مولوی حسین احمد (مدنی) ابوالکلام آزاد، مولوی کفایت اللہ دہلوی علمائے دیوبند کی ہندو پرستی کو دیکھ کر ہی تو ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار نے کہا تھا ؎

حسین احمد سے کہتے ہیں خزف ریزے مدینے کے
کہ لٹو آپ بھی کیا ہو گئے سنگم کے موتی پر
مسلماں کا پھٹا تہبند نہ کچھ بھی اس کے کام آیا
نچھاور ہو گئی شرع نبی نہرو تار دھوتی پر

(چمنستان ظفر علی خاں ص ۱۰۶)

۲۔ اور جب مولوی حسین احمد مدنی اور کفایت اللہ دہلوی نے مسجد فتحپوری دہلی کی پھلی دیوار ہندوؤں کے ہاتھ فروخت کر دی تو اس وقت ظفر علی خاں نے کہا تھا ؎ جنہیں تھا ادعا کل تک مساجد کی حفاظت کا = کہاں ہے آج کمبخت اُن کی کدھر اُن کی قدر وری ہے۔ مدینہ چھوڑ کردہ رشتہ کیوں جوڑیں گا ور دھا سے = کہ ان کی تربیت ناقص ہے اور تعلیم ادھوری ہے بلایا کانگرس نے تو جنہیں دینار کا شربت = پسند کب اُن کو آتا لیگ، کا شربت بزوری ہے۔

۳۔ اس موقع پر ڈگلسپوری صاحب اگر یہ بات بھی ذہن میں رکھ لیں تو خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ یہ اشعار بھی اسی شخص کے ہیں جس کو خود ڈگلسپوری نے اس طرح لکھا ہے۔ "بابائے صحافت حضرت مولانا ظفر علی خان مرحوم (الفیار مکرر ستمبر ۱۹۵۶ء) مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی اُس کی۔ (۴) اس کے بعد ڈگلسپوری صاحب علمائے دیوبند کے یہ فتاویٰ بھی ذہن شریف میں اتار لیں اور ظفر علی خاں کے اس سارٹیفکیٹ پر بھی نظر رکھیں۔" اور دیوبندی مسلم لیگ کے پکے دشمن تھے جو اعلان کر رہے تھے کہ مسلم لیگ کو ووٹ دینے والے سور ہیں اور سور کھانے والے ہیں (چمنستان ظفر علی خان ص ۱۵۶)۔

۵۔ ایک کافرہ کے واسطے اسلام کو چھوڑا۔ یہ قائد اعظم ہے کہ کافر اعظم۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۱۱) (۶) اور دیوبندی علماء کہہ رہے تھے۔ "دس ہزار جناح وشوکت اور ظفر جواہر لال نہرو کی جوتی کی نوک پر قربان کئے جا سکتے ہیں (چمنستان ظفر علی خان ص ۱۶۵) ۷۔ ہم پاکستان کو پلیدستان سمجھتے ہیں (خطبات احرار ص ۹۹) ۸۔ پاکستان خاکستان ہے (تحقیقاتی رپورٹ ص ۱۰) احرار لیڈروں نے اپنی تقاریر میں پاکستان کو پلیدستان بھی کہا (تحقیقات رپورٹ ص ۱۰) ۹۔ پاکستان ایک بازاری عورت ہے جس کو احرار نے مجبوراً قبول کیا ہے (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۸۵ بیان مولوی عطاء اللہ بخاری دیوبندی)۔ ۱۰۔ چنانچہ دیوبندی کی اس ہندو نوازی اور مسلم لیگ دشمنی کو دیکھ کر ہی تو "آپ کے بابائے صحافت حضرت مولانا ظفر علی خان مرحوم" نے کہا تھا ؎ نہرو جو ہے دُولھا تو دولہن مجلس احرار = ہو پیر بخاری کو مبارک یہ عروسی (چمنستان ظفر علی خان ص ۱۵۹) ۱۱۔ ہندوؤں سے نہ سکھوں سے سرکار سے ہے۔ گلہ رسوائی اسلام کا احرار سے ہے۔ حرف پنجاب میں ناموس نبی پر آیا۔ قائم اس ظلم کی بنیاد ان اشرار سے ہے۔ آج اسلام اگر ہند میں ہے خوار و ذلیل = تو یہ سب ذلت اسی طبقہ غدار سے ہے (چمنستان ظفر علی خان)۔

ڈگلسپوری صاحب آپ کی تسکین کے لیے صرف یہ گیارہ حقیقت افروز حوالے ہی کافی ہونگے۔ اگر نہیں تو انشاء اللہ العزیز مزید پیش کر دیئے جائینگے بہرحال کہنا صرف یہ ہے اور آپ ہی کی زبان میں کہنا ہے کہ = یہ فتوے آپ نے بدل لئے ہیں یا باقی ہیں اگر باقی ہیں تو اپنے اخبارات، جمعہ کے خطبوں اور نام نہاد جمعیۃ علماء اسلام کے اسٹیجوں پر دیوبندی مذہب کے ساتھ ساتھ اُن کو کیوں نہیں بیان کرتے۔ کیا حمایت پاکستان کا بھانڈا پھوٹنے کا ڈر ہے۔ یا کوئی اور۔ اور اگر بدل لیا ہے۔ تو اُن مذکورہ بالا دیوبندی ملاؤں کے متعلق کیا فتویٰ ہے جنہوں نے محمد علی جناح کو کافر اعظم کہا جنہوں نے دس ہزار جناح وشوکت کو جواہر لال نہرو کی جوتی کی نوک پر قربان کیا جنہوں نے پاکستان کو خاکستان پلیدستان اور مسلم لیگ کو ووٹ دینے والوں کو سور اور سور کھانے والا کہا۔ ذرا دل کڑا کر کے دے تو دیجئے فتویٰ۔ اپنے امیر شریعت عطاء اللہ بخاری پر۔ مولوی حسین احمد مدنی پر۔ مولوی ابوالکلام آزاد پر۔ مولوی کفایت اللہ دہلوی پر الغرض دیگر چھوٹے بڑے کانگرسی دیوبندی مولویوں پر۔ تب جانیں کہ آپ واقعی دیانتداری سے سوال کر رہے ہیں (اُلٹی منطق اُلٹی کھوپڑی) اس کے بعد ڈگلسپوری لکھتے ہیں کہ کیا کہیں۔ رضاخانی مفتیوں کا کہ وہ خواب کو حقیقت کا جامہ پہنانے پر تلے ہوئے ہیں اور دوسروں کے خواب بیان کر کے رضا خانیت کی گرتی ہوئی عمارت کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر ان کے پاس صرف یہی ایک سہارا رہ گیا ہے۔ تو لیجئے وہ بھی جاتا ہے "مولوی سید احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے۔ کہ گھوڑے پر تشریف لئے جاتے ہیں۔ عرض کی۔ یا رسول اللہ۔ حضور کہاں تشریف لئے جاتے ہیں؟ حضور نے فرمایا۔ برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے! الحمد للہ یہ جنازہ مبارکہ میں (احمد رضا خان) نے پڑھایا" (الملفوظ ج ۲ ص ۲۲ احمد رضا خان بریلوی)۔ یعنی امام الانبیاء برکات احمد رضا خانی کی نماز جنازہ پڑھنے کے لیے تشریف لا چکے ہیں اور سب رضا خانی بریلویوں کے برابر صف میں کھڑے ہیں کسی بے ادب کو خیال نہیں آیا حتیٰ کہ اندھے۔ اور کور باطن انگریزی مجدد احمد رضا خان نے بھی نہیں دیکھا۔ فوراً آگے بڑھا اور گستاخ نے نماز پڑھا دی اور امام الانبیاء کا خود امام بن گیا العیاذ باللہ اور بجز ندامت محسوس کرنے کی بجائے فخریہ کہتا ہے۔ کہ الحمد للہ۔ یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا۔ چونکہ یہ گستاخ بحالت بیداری تقریر و تحریر میں آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات کے انکار اور آپ کی عظمت و شان کی تنقیص میں مشغول رہتے ہیں اسی لیے ان گستاخ اور بے ادب رضا خانیوں کو اپنی مندرجہ بالا تسلیم شدہ حقیقت کے مطابق سوتے ہوئے توہین آمیز خواب نہ آئیں تو اور کیا آئیں (اخبار مذکور ۔ ۵ استمبر ۱۹۵۶ء)

رضوان ڈگلسپوری صاحب نے اپنی جان میں بڑا تیر مارا ہے اور اپنے بڑوں کی توہین آمیز عبارتوں پر پردہ ڈالنے کے لیے ملفوظ کے اس خواب کو حضور اکرم کی توہین قرار دیا ہے حالانکہ ملفوظ کی عبارت کا یہ مطلب بتانا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی نے حضور کی امامت کا دعویٰ کیا۔ محض افتراء و بہتان ہے اور مسائل شرع سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ یہ زمانہ کی نیرنگی ہے کہ آج وہ شخص بھی اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ کے منہ آ رہا ہے جو شریعت کے ایک نہایت ہی ظاہر مسئلہ سے بے خبر اور اس کا اصل مفہوم کے سمجھنے سے قاصر ہے دراصل ڈگلسپوری صاحب کا اس میں قصور نہیں ہے اُن کا عقیدہ تو یہ ہے۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے جیسے بشر ہیں تو انہوں نے حضور کو بھی اپنے اوپر قیاس کر لیا ہے۔ کہ جیسے نماز ہو رہی ہو اور کوئی دیوبندیوں کا قطب الاقطاب جماعت میں آ کر شریک ہو تو اُسی کو مقتدی بننے کے سوا چارہ نہیں ہوتا۔ ایسے ہی جب اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ امام ہوئے۔ تو حضور اکرم مقتدی ہی بنے ہونگے (معاذ اللہ) ؏ چہ بے خبر ز مقام محمد عربی است) یہ نظریہ دیوبندیوں ہی کو مبارک ہو۔ ہم اہل سنت وجماعت کا ایمان اور عقیدہ تو یہ ہے کہ حضور امام الانبیاء والمرسلین ہیں۔ اپنی ہر شان میں بے مثل اور بے نظیر ہیں۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بھی ایک خصوصیت ہے۔ کہ نماز قائم ہو چکی ہو اور امام نماز پڑھا رہا ہو۔ اور حضور اکرم اُسی نماز میں شرکت فرمائیں۔ تو حضور اکرم کے شریک ہوتے ہی حضور امام کے بھی امام ہو جائیں گے۔ اور امام عین حالت نماز میں حضور کا مقتدی ہو جائیگا۔ کیونکہ حضور کی سرکار اتنی بلند و بالا ہے کہ جہاں امام بھی مقتدی بن جاتے ہیں۔ حضور سارے جہان کے امام ہیں۔ اوّلین و آخرین کے امام ہیں چنانچہ ایسا واقعہ خود حضور کے زمانہ مبارکہ میں ہوا حضرت صدیق اکبر نماز پڑھا رہے تھے حضور بھی آ کر شامل ہوئے۔ حدیث کے لفظ یہ ہیں "فکان یقتدی ابو بکر والناس بابی بکر یقتدی برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ترجمہ ہم ابوبکر کی اقتدا کر رہے تھے اور حضرت ابوبکر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتداء کر رہے تھے۔" دیکھا ڈگلسپوری صاحب جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شریک ہوئے تو ابو[illegible] امامت کرا رہے تھے امام نہ رہے بلکہ حضور اکرم امام ہو گئے۔ کیا آپ حدیث کے ان واقعات کو لے کر بھی اپنی اُلٹی منطق کی رُو سے وہی تبصرہ کر سکتے ہیں جو الملفوظ کے خواب پر آپ نے کیا ہے **لہٰذا** اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ کے اس جملہ "الحمد للہ یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا۔" کا یہ مطلب ہوا۔ کہ نہیں کہ مجھے بھی حضور کے مقتدی بننے اور اس جماعت میں شریک ہونے کا شرف حاصل ہوا جس میں حضور اکرم جلوہ فرما تھے اور اگر ہمارے اس معقول جواب سے بھی آپ کی تسکین نہ ہو سکے۔ تو سنئے۔ تذکرۃ الخلیل ص ۳۰۲ میں ہے۔ "شیخ سعید تکرورنی کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ اور مجھ سے کسی نے کہا۔ کہ یہ رسول اللہ ہیں اور ایک عالم ہندی خلیل احمد

(باقی ص [illegible])

Scanned with OKEN Scanner

اہل سنت وجماعت کی مذہبی وتبلیغی خبریں

شجاع آباد۔ یکم ربیع الاول شریف سے جمعیۃ اہل سنت کے زیر اہتمام روزانہ محفل میلاد شریف منعقد ہوتی رہیں اور حضرت مولانا خدا بخش صاحب اظہر کا ایمان افروز بیان ہوتا رہا۔ بارھویں شب مبارک کو نوری جامع مسجد میں ایک عظیم الشان محفل کا انعقاد ہوا۔ صبح کے سہانے وقت میں صلوٰۃ وسلام پڑھا گیا۔ پھر دن کو اسی جامع مسجد سے ایک نورانی جلوس نکلا اور حضرت مولانا اظہر صاحب نے مسئلہ سیرت پر بہترین تقریر ارشاد فرمائی۔ (حافظ فضل الٰہی شجاع آباد)

منڈی بوریوالہ۔ ۲۳-۲۴ ربیع الاول کو عظیم الشان جلسہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا جس میں شیر پنجاب مولانا عنایت اللہ صاحب خطیب سانگلہ مولانا صوفی غلام حسین صاحب خطیب گوجرہ مولانا سید مراتب علی شاہ صاحب خطیب عارف والہ و دیگر علماء کرام و نعت خوان حضرات نے اسلامیان بوریوالہ کو مستفیض فرمایا (نامہ نگار)

جڑانوالہ۔ ۱۲ ربیع الاول کو نہایت شان وشوکت سے جلوس نکلا جو ۱۲ بجے پرائمری سکول میں اختتام پذیر ہوا۔ پھر رات کو جلسہ ہوا جس میں مولانا صاحبزادہ محمد فاضل شاہ صاحب نے ۳ گھنٹے ایمان افروز تقریر فرمائی۔

★ انجمن صابری مسجد کمیٹی کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ مولانا محمد فاضل صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں استاذ العلماء علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب ناظم حزب الاحناف لاہور نے اڑھائی گھنٹہ تک ایمان افروز و رقت انگیز بیان سے حاضرین کو مستفیض فرمایا۔ (شیخ عبدالرحمٰن جڑانوالہ)

میلسی۔ ۲۹ ربیع الاول بعد عشاء ایک نورانی جلسہ ہوا جس میں حضرت مولانا محمد شریف صاحب نے اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قصیدہ نور پڑھا تو لوگوں پر عجیب کیفیت طاری ہوگئی۔ (محمد حسن علی میلسی)

کمالیہ۔ انجمن شباب المسلمین کے زیر اہتمام ۱۱ ربیع الاول کو جلسہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ جس میں مولانا ابوالخیر محمد اکبر صاحب صدر مدرس مدرسہ انوار الاسلام پیر محل نے اپنے فاضلانہ بیان سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ ۱۲ بجے صلوٰۃ وسلام پر جلسہ ختم ہوا۔ (عبدالمنان متعلم انوار الاسلام)

لاہور۔ ۷ ربیع الاول۔ حضرت میاں میر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس پاک کی تقریب پر جامع مسجد [illegible] بعد نماز عشاء ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں تلاوت ونعت پاک کے بعد مولانا غلام محی الدین صاحب گیلانی (رینالہ خورد) نے اولیاء کرام کے فضائل و برکات پر مؤثر تقریر فرمائی۔ ۲۰ ربیع الاول کو گارڈن ٹاؤن میں مولانا عبدالشکور صاحب علیہ الرحمۃ کے عرس مبارک پر بھی مولانا گیلانی صاحب نے اسی موضوع پر بیان فرمایا۔ (نامہ نگار)

پاکپتن شریف۔ اقبال نگر میں حسب سابق امسال بھی حضرت قبلہ امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا عرس شریف ہوا جس میں حضرت صاحبزادہ سید بشیر حسین شاہ [illegible] جناب سید احمد شاہ صاحب، مولانا مختار احمد صاحب نے تقاریر فرمائیں۔ پونے چار بجے شب صلوٰۃ وسلام پر اس مبارک تقریب کا اختتام ہوا۔

احتجاج۔ منڈی عارف والہ ۱۷ اکتوبر۔ اجتماع جمعہ میں حسب ذیل قرارداد پاس ہوئی:-

اسلامیان عارف والہ کا یہ عظیم الشان اجتماع دستور پاکستان کتاب وسنت پر مبنی ہونے کے باوجود قانون کمیشن میں منکرین سنت کی شمولیت و پاکستان کی سب سے بڑی جماعت اہل سنت کو نمائندگی نہ دیئے جانے پر سخت تشویش کا اظہار کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ منکرین سنت کو قانون کمیشن سے خارج کرے اور سواد اعظم اہل سنت وجماعت کے کم از کم چار نمائندوں کو قانون کمیشن میں نمائندگی دے تاکہ کتاب وسنت کے مطابق تشکیل قوانین کا مقصد پورا ہو اور قانون کمیشن کو اکثریت کی حمایت واعتماد حاصل ہوسکے۔ (نامہ نگار)

اوکاڑہ۔ ۲۵ اکتوبر۔ لاء کمیشن کی موجودہ ہیئت پر یوم احتجاج مناتے ہوئے حسب ذیل ریزولیشن پاس کیا گیا۔

اسلامیان اوکاڑہ کا یہ عظیم اجتماع لاء کمیشن میں غلام احمد پرویز آئی۔ آئی قاضی جیسے منکرین سنت کو شامل کرنے اور پاکستان میں ۸۵ فیصد اکثریت رکھنے والی جماعت اہل سنت کو نظر انداز کرنے پر سخت احتجاج کرتا ہے اور حکومت کے اس اقدام کو جمہوریت کے منافی اور نا انصافی وجانبداری کے مترادف سمجھتا ہے۔ اور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ حکومت مرکزی جمعیۃ العلماء پاکستان اہل سنت وجماعت کے کم از کم حسب ذیل چار نمائندے لاء کمیشن میں ضرور شامل کرے تاکہ اہل سنت کے حقوق کا تحفظ اور کمیشن کو اہلسنت کا اعتماد حاصل ہوسکے:-

(۱) شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین صاحب سجادہ نشین سیال شریف۔
(۲) مولانا ابوالحسنات محمد احمد صاحب صدر جمعیۃ العلماء پاکستان۔
(۳) مولانا علامہ عبدالغفور صاحب ہزاروی خطیب اعظم وزیر آباد۔
(۴) مولانا علامہ احمد سعید صاحب کاظمی مہتمم مدرسہ عربیہ انوار العلوم ملتان۔

نوٹ:- یہی قرارداد موضع سالم ضلع سرگودھا۔ دیال گڑھ ضلع لائلپور ——— میں بھی منظور کیے جانے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

ماموں کانجن۔ ۱۲ ربیع الاول شریف کو بسلسلہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک نورانی جلسہ ہوا۔ جس میں مولانا غلام رسول صاحب قادری نے ایک جامع و مدلل تقریر فرمائی اور حاضرین کو مخالفین اہل سنت کے عقائد باطلہ سے خبردار کیا۔ اس پر یہاں کے ایک نام نہاد [illegible] آپ کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔ مولانا نے فرمایا کہ اگر تمہاری یہی خواہش ہے تو آیئے اور شرائط مناظرہ طے کیجئے۔ لیکن مذکور کتابیں لینے کے بہانے جلسہ گاہ سے گیا اور واپس نہ آیا۔ اس سے ان لوگوں پر اہل سنت کی حقانیت [illegible] ہوگئی جنہیں اس نے عرصہ سے دھوکہ میں رکھا ہوا [illegible] کے اڑھائی بجے یہ جلسہ مبارکہ صلوٰۃ وسلام پر ختم ہوا۔

وزیر آباد۔ ۳-۴ ربیع الثانی کو سید المناظرین حضرت علامہ عبدالغفور صاحب ہزاروی مدظلہ کی سرپرستی میں عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں علامہ ابوالاسد عبدالحفیظ صاحب مفتی آگرہ (کراچی) مولانا غلام دین صاحب (لاہور) و دیگر کثیر التعداد علماء کرام و نعت خوان حضرات نے شمولیت فرمائی اور اپنے ایمان افروز بیانات و روح پرور نعتیہ کلام سے حاضرین کو محظوظ و مستفیض فرمایا۔ ۴ ربیع الثانی بروز پیر تقریباً ۱۲ بجے بارگاہ رسالت میں التجاؤ دعا خیر پر اس نورانی جلسہ مبارکہ کا اختتام ہوا۔ اس وقت عجیب پُر کیف سماں تھا۔ وزیر آباد کی وسیع مرکزی جامع مسجد اہل سنت کھچا کھچ بھری ہوئی تھی اور تقریباً ہر آنکھ اشکبار تھی۔ دعا کے بعد مسجد کے تمام دروازوں پر تبرک تقسیم کیا گیا۔ (نامہ نگار)

جمعیۃ احیاء اسلام۔ لاہور کے زیر اہتمام ۱۰ ربیع الثانی کو علاقہ مغل پورہ گنج میں ہفتہ وار عظیم الشان اجتماع ہوا جس میں مولانا فرمان علی شاہ صاحب مولانا شیر محمد صاحب مولانا محمد یونس صاحب مولانا محمد قاسم صاحب مولانا نظام الدین صاحب (فاضلین حزب الاحناف لاہور) نے شرکت فرما کر حاضرین کو مستفیض فرمایا۔ (ناظم جمعیۃ احیاء اسلام لاہور)

منڈی بہاؤالدین۔ ۱۹ ربیع الاول۔ غلہ منڈی میں ایک عظیم الشان جلسہ اہل سنت منعقد ہوا جس میں شیر اہل سنت مولانا محمد عنایت اللہ صاحب خطیب سانگلہ نے ایک جامع و مدلل بیان فرمایا۔ ہزاروں کی تعداد پر مشتمل حاضرین نے نہایت اطمینان کے ساتھ آپ کا بیان سنا اور بہت متاثر ہوئے۔ (محمد عبداللہ مسعودی منڈی بہاؤالدین)

گوجرہ منڈی۔ ۱۶-۱۷ ربیع الثانی بروز ہفتہ اتوار عظیم الشان سالانہ اجلاس وعرس مبارک زبدۃ الاصفیاء حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب ثانی رحمۃ اللہ علیہ منعقد ہو رہا ہے جس میں مشاہیر واکابر علماء اہل سنت ونعت خوان حضرات شرکت فرما رہے ہیں۔ تمام یاران طریقت وطالبان معرفت کو دعوت عام ہے۔ (جماعت اہل اللہ گوجرہ منڈی)

عظیم الشان کانفرنس۔ اوکاڑہ ۴-۵ ربیع الثانی جمعیۃ العلماء پاکستان اوکاڑہ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان دو روزہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں حضرت مولانا ابوالحسنات صاحب قادری۔ صاحبزادہ فیض الحسن شاہ صاحب۔ حضرت علامہ احمد سعید صاحب کاظمی مولانا محمود احمد صاحب مدیر رضوان۔ مولانا خلیل احمد صاحب قادری و مولانا غلام معین الدین صاحب نعیمی و دیگر علماء اہل سنت وجماعت نے شرکت فرمائی۔

پنڈال نہایت شاندار طریقہ سے مزین تھا جس میں ہزارہا اسلامیان اوکاڑہ و مضافات نے علماء کرام کے ارشادات کو سنا۔ [illegible] لازم کرنے [illegible] قحا منتی و بدمعاشی [illegible] سد باب کرنے [illegible] جداگانہ انتخاب مسئلہ کشمیر لاء کمیشن وعوام کی ضروریات کو [illegible] کے متعلق قراردادیں منظور ہوئیں (نامہ نگار)

[illegible] ہیوال۔ (خانیوال ڈاک سے) آلو مہار ضلع سیالکوٹ کے سجادہ نشین صاحبزادہ فیض الحسن نے ایک جلسہ عام سے خطاب کیا جس کی [illegible] محمد رمضان نے کی۔ سامعین کی تعداد دو ہزار کے قریب [illegible] صاحبزادہ فیض الحسن نے اہل حدیث علماء کی تقاریر سے [illegible] فہمیاں دور کرنے کیلئے اہل سنت والجماعت کے بنیادی عقائد کی وضاحت کی۔ (نوائے وقت)

نوٹ:- ان مقامات کے علاوہ قلعہ صوبہ سنگھ۔ کلاسوالہ۔ ننتر وال۔ دوالمیال۔ موضع سالم ڈھلی نامدار۔ سکھانہ باجوہ۔ دیال گڑھ۔ کوٹ رسولپوریاں۔ رنگپور ننگل [illegible] سے بھی میلاد شریف [illegible] کی اطلاعات [illegible]

[illegible] محمد حفیظ بیابانی مطبوعہ اصلاح [illegible] پریس گوجرانوالہ
مقام اشاعت:- دفتر [illegible] دار السلام گوجرانوالہ